



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کوئی پریشانی لگ جائے وقتی طور پر یا توجہ نہ ہو تو انسان پہلے اس پریشانی کو دور کرے یا نماز پڑھے؟

وقت نماز داخل ہو چکا ہے تو نماز پڑھے۔

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْثُوتًا (النساء: ۱۰۳)

”بلاشبہ مومنوں پر نماز اس کے مقررہ اوقات کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔“

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کام مشکل اور غم میں ڈال دیتا تو آپ نماز پڑھا کرتے، فوراً نماز میں لگ جاتے۔ (لوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب وقت قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل، مسند احمد) علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بدر کی لڑائی کی رات میں نے دیکھا کہ ہم سب سو گئے تھے مگر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ساری رات نماز میں مشغول رہے، صبح تک نماز میں اور دعائیں لگے رہے۔ (احمد: ۱۳۸) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو سفر میں اپنے بھائی قثم رضی اللہ عنہ کے انتقال کی خبر ملتی ہے تو آپ نے اِنَّا لِلّٰہ پڑھ کر راستہ سے ایک طرف ہٹ کر اونٹ بٹھا کر نماز شروع کر دیتے ہیں اور بہت لمبی نماز ادا کرتے ہیں۔ پھر اپنی سواری کی طرف جاتے ہیں اور آیت پڑھتے ہیں:

وَاسْتَقْبُوا بَاسْمِ رَبِّکُمْ وَالصَّلَاةَ وَإِنَّا لَکَلِیْمَةٌ اَلَّا عَلٰی اِنْحَاشِیْن [البقرہ: ۲۵]

”صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو یہ بڑی چیز ہے مگر ڈر رکھنے والوں پر۔“ (حاکم: ۲۶۹ ۲۷۰)

مضبوط اور پریشانی کی حالت میں صبر اور نماز کو اپنا شعار بنانے کا حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی یاد میں جس قدر طبیعت مصروف ہو اسی قدر دوسری پریشانیاں خود بخود کم ہو جاتی ہیں۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد 02

محدث فتویٰ